ڈسکاؤنٹ کارڈ خریدنے کا حکم

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر:GRW-1430 تاریخ: 01-10-2024

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ بعض فاسٹ فوڈ کمپنی والے اپنا ڈسکاؤنٹ کارڈ بیچتے ہیں۔ جو وہ کارڈ خریدتا ہے، اسے خریداری میں ڈسکاؤنٹ ملے گا۔ کیا اس صورت میں وہ ڈسکاؤنٹ کارڈ خریدنا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

پوچھی گئی صورت میں کمپنی سے ڈسکاؤنٹ کارڈ خریدنا شرعاً جائز نہیں۔ اگر لے لیا، تو لازم ہے کہ انہیں کارڈ واپس کر کے اپنی رقم واپس لے اور اس گناہ سے توبہ کرے۔ اس کے ناجائز ہونے کی تفصیل یہ ہے کہ:

اولاً: مذکورہ ڈسکاؤنٹ کارڈ خریدنا شرعاً بیع نہیں کہ بیع میں مال کا مال سے تبادلہ ہونا ضروری ہے اور یہ کارڈ شرعاً مال نہیں کہ کمپنی کا اس پر مخصوص چھپائی کر دینے سے یہ کارڈ کسی اور کام کا نہیں رہتا، اس لیے اس کی خرید و فروخت ناجائز و باطل ہے۔

ثانیاً: اگر اسے مال تسلیم کر بھی لیا جائے، تو بھی یہاں کارڈ خریدنا مقصود نہیں ہوتا، بلکہ مقصود ڈسکاؤنٹ حاصل کرنا ہوتا ہے۔ کارڈ اس کے لیے صرف دستاویز کا کام کرتا ہے۔ لہذا ڈسکاؤنٹ حاصل کرنے کے لیے جو رقم مشتری نے دی وہ رشوت کہلائے گی کہ اپنا کام نکالنے کے لیے بلا عقد شرعی کسی کو کچھ دینا رشوت ہے

جو کہ ناجائز و حرام ہے۔

قرآن پاک میں ہے:﴿وَلَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَكُمْ بَیْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَ تُدْلُوْا بِهَاۤ اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِیْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ﴾ترجمہ کنزالایمان:" اور آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ۔اور نہ حاکموں کے پاس ان کا مقدمہ اس لیے پہنچاؤ کہ لوگوں کا کچھ مال ناجائز طور پر کھالو جان بوجھ کر۔"

(سورۃالبقرۃ،پارہ02،آیت188)

اس آیت مبارکہ کے تحت حضرت علامہ مولانا مفتی محمد نعیم الدین مرادآبادی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں:"اس آیت میں باطل طور پر کسی کا مال کھانا حرام فرمایا گیا،خواہ لوٹ کر یا چھین کر چوری سے یا جوئے سے یا حرام تماشوں یا حرام کاموں یا حرام چیزوں کے بدلے یا رشوت یا جھوٹی گواہی یا چغل خوری سے یہ سب ممنوع و حرام ہے۔"

ترمذی شریف میں حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ"«لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الراشي والمرتشي»: هذا حديث حسن صحيح"ترجمہ:رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رشوت دینے والے پر اور لینے والے پر لعنت فرمائی ہے۔امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(سنن ترمذی،جلد3،صفحہ615،مطبوعہ شرکۃ مکتبۃ ومطبعۃ مصطفی البابي الحلبي،مصر)

اپنا کام بنانے کے لیے بلا عقد شرعی کسی کو کچھ دینا رشوت ہے، چنانچہ سیدی امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:"رشوت لینا مطلقاً حرام ہے کسی حالت میں جائز نہیں،جو پرایا حق دبانے کے لیے دیا جائے رشوت ہے،یوہیں جو اپنا کام بنانے کے لیے حاکم کو دیا جائے رشوت ہے۔"

(فتاوی رضویہ،جلد23،صفحہ597،رضافاؤنڈیشن،لاھور)

ڈسکاؤنٹ کارڈ مال نہیں، جیسا کہ امام اہل سنت امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ سے سوال ہوا: ”زید نے نو آنے قیمت کے ایک ٹکٹ ۹ / آنے سے لے کر سرکار میں داخل کیا بعد ازاں سرکار نے اسی زید سے سوا روپیہ لے کر اس کو چار ٹکٹ اور دے دئے، بعد اس کے زید نے وہی چار ٹکٹ وہی سوا روپیہ بیچ کر پھر سرکار میں داخل کیا، بعد روپیہ داخل کرنے کے سرکار نے اسی روپیہ کے دو فی قیمت کا ایک کپڑا زید کو دے دیا، اب یہ معاملہ مطابق شرح شریعت کے جائز ہے یا نہیں؟“

آپ نے ارشاد فرمایا: ” یہ صورت شرعا باطل وناجائز ہے کہ وہ ٹکٹ جو اس کے ہاتھ بیچا جاتا ہے اور یہ دوسروں کے ہاتھ بیچتا ہے اصلا مال نہیں تو رکن بیع کہ مبادلۃ المال بالمال ہے، اس میں متحقق نہیں اس کی حالت مٹی سے بھی بدتر ہے مٹی پھر بھی کام آتی ہے، اور یہ کسی مصرف کا نہیں سوائے اس کے کہ احمق پہلے اپنا گلا پھانسے، پھر اس کے چھڑانے کو اپنے سے چار احمق اور تلاش کرے اور ان میں ہر ایک کو چار چار ڈھونڈنا پڑیں اور یہ سلسلہ بڑھتا رہے یا بعض احمقوں کے خسارہ پر ختم ہو جائے، ہاں وہ کپڑا کہ اسے ملا وہ معاوضہ نہیں ہوتا، بلکہ بطور انعام دیا جاتا ہے، تو وہ فی نفسہٖ اس کے لئے جائز اور اس سے نماز درست ہے۔“

(فتاوی رضویہ، ج 17، ص 167، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــہ

مفتی ابو الحسن محمد ہاشم خان عطاری

26 ربیع الاول 1446ھ/01 اکتوبر 2024ء

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ /www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے